سوال

میں دو برس سے مسلمان ہوچکی ہوں، اور اسلام قبول کرنے سے تین برس قبل میں نے آپریشن کے ذریعہ ٹانکے لگوائے تھے تاکہ حمل نہ ہوسکے، اب میں شادی شدہ ہوں میں اور میرا خاوند یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ ٹانکے کھلوانا ضروری ہے تاکہ اولاد پیدا ہوسکے، اگر ہمارے پاس اس کی کوئی قوی دلیل ہو تو ہم ایسا کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

شریعت اسلامیہ نے اولاد پیدا کرنے اور کثرت اولاد کی ترغیب دلائی ہے، حدیث میں وارد ہے کہ :

ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا :

مجھے ایک حسب ونسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیکن وہ بچے پیدا نہیں کرسکتی کیا میں اس سے شادی کرلوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے شادی کرنے سے منع کردیا

پھر وہ دوسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ منع کردیا، اور پھر وہ تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم شادی ایسی عورت سے کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہو اور زیادہ محبت کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ فخر کرونگا "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2050) سنن نسائی حدیث نمبر (3227) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور پھر نکاح کے مقاصد میں سے اولاد پیدا کرنا بھی ایک مقصد ہے، کہ مسلمان کی نئی نسل ہو، جو صحیح اور شرعی تربیت پر نشوونما پائے، اور اس کے گھر والے اور امت مسلمہ کو فائدہ دے

اور یہ اولاد ایک نعمت بھی ہے اور اس نعمت کی قدر کی پہچان صرف اسے ہی حاصل ہوسکتی ہے جو اس نعمت سے محروم ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اولاد تو دنیا کی زینت بنائی ہے، جیسا کہ درج ذیل آیت میں ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مال ودولت اور اولاد تو دنیا کی زینت ہے، اور ہاں البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ازروئے ثواب اور آئندہ کی اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں الکھف (46).

دوم :

عورت کے لیے یقینی ضرورت کے بغیر اولاد پیدا نہ ہونے کا آپریشن کرانا اور اولاد پیدا ہونے سے روکنا جائز نہیں، مثلا اگر اس کی زندگی کو حمل سے خطرہ ہو تو پھر ایسا ہوسکتا ہے

مجمع فقہ الاسلامی کی پانچویں کانفرنس جو (1409) ہجری الموافق (1988) میں منعقد ہوئی میں یہ پاس کیا گیا کہ :

"اول :

کوئی بھی ایسا عام قانون لاگو کرنا جائز نہیں جو خاوند اور بیوی کے لیے اولاد پیدا کرنے کی آزادی میں مخل ہو، اور اس کی تحدید کرے

دوم :

مرد اور عورت میں بچے پیدا کرنے کی طاقت کو بالکل ختم کرنا حرام ہے، اسے بانجھ پن کے نام سے پہچانا جاتا ہے، لیکن اگر اس کی کوئی شرعی اعتبار سے ضرورت ہو تو پھر

سوم :

ایک حمل سے دوسرے حمل کی مدت میں وقفہ پیدا کرنے کے لیے وقتی طور پر کنٹرول کرنا جائز ہے، یا پھر وقتی طور پر کچھ دیر کے لیے روکنا جائز ہے، لیکن یہ بھی اس حالت میں جب اس کی شرعی اعتبار سے کوئی ضرورت پیش آئے تو پھر، اور خاوند اور بیوی کے مشورہ اور رضامندی سے، شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے سے کوئی ضرر اور نقصان نہ ہوتا ہو، اور پھر اس کو روکنے کا طریقہ بھی مشروع ہو، اور اس میں ٹھرے ہوئے حمل پر زیادتی نہ ہو کہ اسے گرا دیا جائے "

واللہ تعالی اعلم انتہی

دیکھیں : مجلۃ المجمع (748/5).

اس بنا پر بغیر کسی ضرورت کے مستقل طور پر منع حمل کے لیے آپریشن کرانا جائز نہیں؛ بلکہ اب آپ پر لازم ہے کہ آپ سے ٹانکے کھلوائیں اگر اس میں آپ کو کوئی نقصان نہیں ہے

مزید آپ سوال نمبر (20168) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

82511